بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۲۹۶

یوم الاتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۳۳/۶۸	۲۱ ذیقعد ۱۳۹۹ھ ٭ ۱۴ اخاء ۱۳۵۸ ہش ٭ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۳۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۴ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ایک اور ملک میں مشن کا قیام

احباب کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ فرنچ بولنے والے ممالک میں سے ایک اور ملک بینن ریپبلک میں ہمارا مشن قائم ہو چکا ہے۔ مشن ہاؤس اور مسجد بن چکی ہے۔ خط و کتابت کا پتہ حسب ذیل ہوگا:۔

AHMADIYYA MUSLIM
MISSION
B.P. 69 PORTONOVO
PEOPLES REPUBLIC
OF BENIN
W. AFRICA

(وکالت تبشیر)

محترمہ سراج بی صاحبہ کارکن لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا مورخہ ۲/۱۰/۷۹ کو فیصل آباد سول ہسپتال میں مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے سینہ میں گلٹی کا آپریشن کیا ہے۔ احباب کی دعا سے آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحکیم اکمل۔ ربوہ)

محلہ دارالصدر شمالی ربوہ کے سیکرٹری تحریک جدید مکرم عبدالعزیز صاحب کھوکھر کی اہلیہ صاحبہ مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ نیز ان کے صاحبزادے بیرون ملک ہیں۔ دونوں کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کھوکھر صاحب کی بیگم صاحبہ کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور ان کے صاحبزادے کو خیر و عافیت سے رکھے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں بہرحال آپ کو ادا کرنے پڑیں گے"

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم، جواہر الکلام

اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے ہے

یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ ایمانی اور عملی امور میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ (الروم: ۴۲)

ترجمہ:۔ (اس زمانہ میں) خشکی اور تری میں لوگوں کے کاموں کی وجہ سے فساد نمایاں ہو گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا (تعالیٰ) لوگوں کو ان کے عملوں کے کچھ حصے کی سزا (اس دنیا میں) دے گا تاکہ وہ (اپنی نافرمانی سے) لوٹ آئیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى ...... (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) عنقریب ایک زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد ہونگی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی ...... الخ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبو! آپ لوگوں پر واضح ہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے، وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے جس کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے اور وہ امور جن کا نام اعمال صالحہ ہے ان کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں اور جو حقیقی نیکی ہے اس سے بکلّی بے خبری ہے ..... عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ دنیا سے امانت اور دیانت ایسی اٹھ گئی ہے کہ گویا بکلّی مفقود ہو گئی ہے۔ دنیا کے کمانے کیلئے مکر اور فریب حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ جو شخص سب سے زیادہ شریر ہو وہی سب سے زیادہ لائق سمجھا جاتا ہے۔ طرح طرح کی ناراستی، بد دیانتی، حرامکاری، دغابازی، دروغگوئی اور نہایت درجہ کی روبہ بازی اور لالچ سے بھرے ہوئے منصوبے اور بد ذاتی سے بھری ہوئی خصلتیں پھیلتی جاتی ہیں اور نہایت بے رحمی سے ملے ہوئے کینے اور جھگڑے ترقی پر ہیں ..... اور جس قدر لوگ ان علوم اور قوانین مروّجہ میں چست و چالاک ہوتے جاتے ہیں اسی قدر نیک گوہری اور نیک کرداری کی طبعی خصلتیں اور حیا اور شرم اور خدا ترسی اور دیانت کی فطرتی خاصیتیں ان میں کم ہوتی جاتی ہیں ......

سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضرور نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔"

(فتح اسلام ص۳-۷)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ
۱۴ اخاء ۱۳۵۸ش
۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت سے بے بہرہ کرنے والی انتہائی خطرناک بُرائی

ہم گزشتہ شمارہ میں قرآن مجید کی رو سے اللہ تعالےٰ کی اس سنت پر اصولی رنگ میں روشنی ڈال چکے ہیں کہ خدا تعالےٰ ظلم کا ارتکاب کرنے والوں کو اسی دنیا میں پکڑتا ہے اور اس کی یہ پکڑ بہت شدید ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ وہ غضب میں بہت دھیما ہے اس لئے ظلم کے ارتکاب کے ساتھ ہی ظالم قوم کو یکدم نہیں پکڑتا بلکہ وہ اسے ظلم سے باز آنے اور اپنی اصلاح کرنے کا موقعہ ضرور دیتا ہے اور یہ موقع اور مہلت ہوتی بھی ہے بالعموم بہت طویل۔ جب وہ قوم مہلت کے اس طویل عرصہ سے بھی فائدہ نہیں اٹھاتی بلکہ اپنے مظالم اور زیادتیوں میں بڑھتی چلی جاتی ہے تب وہ اسے مورد عذاب بنانے کا فیصلہ کرتا ہے۔

آج ہم اس ضمن میں خود قرآن مجید ہی کے حوالہ سے ایک ظالم قوم اور اس کے انجام کا ذکر کرتے ہیں اور وہ ہے قوم فرعون۔ اس قوم نے بنی اسرائیل کو مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں انتہا کر رکھی تھی۔ آخر خدا تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو اس قوم کے مظالم سے نجات دلانے کے لئے ان کے درمیان حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت پر فرعون اور اس کی قوم نے بنی اسرائیل پر پہلے سے بھی زیادہ مظالم ڈھانے شروع کر دیئے۔ اس پر بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے شکایت کی کہ ہمیں پہلے بھی اذیتیں دی جاتی تھیں اور اب تیرے آنے کے بعد تو ہماری اذیتوں میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس پر حضرت موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ صبر سے کام لو۔ ملک تو اللہ کا ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث کر دیتا ہے اور اچھا انجام متقیوں کے ہی ہاتھ رہتا ہے۔ بالآخر خدا تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو سمندر سے صحیح سلامت پار اتار دیا اور فرعون اور اس کے سارے لاؤ لشکر کو اس میں غرق کر دیا۔

لیکن یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کی یہ زبردست پکڑ جس نے فرعون اور اس کی قوم کی جڑ کاٹ کر رکھ دی یکدم نہیں آئی۔ موسیٰ علیہ السلام کی بعثت اور قوم فرعون کے اس انجام کے درمیان ایک طویل زمانہ گزرا۔ اور اس عرصہ میں بنی اسرائیل پر فرعونیوں کے مظالم بڑھتے ہی چلے گئے اور حضرت موسیٰؑ انہیں ان مظالم پر صبر کی تلقین کرتے رہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق قوم فرعون پر بڑا اور فیصلہ کن عذاب یکدم نازل نہیں کیا بلکہ پہلے وقفہ وقفہ سے ان پر چھوٹی چھوٹی تکالیف وارد کیں تبھی وہ تکالیف وارد ہونے پر اسے موسیٰؑ کی نحوست قرار دے کر بنی اسرائیل پر اور بھی زیادہ مظالم ڈھانے شروع کر دیتے اور کبھی حضرت موسیٰؑ سے استدعا کرتے کہ وہ اپنے خدا سے دعا کر کے انہیں اس تکلیف سے نجات دلا دیں۔ اور جب خدا تعالےٰ اس تکلیف کو دور کر دیتا تو پھر ان پر مظالم ڈھانے شروع کر دیتے۔ خوفناک تباہ کن عذاب آنے سے پہلے کے طویل درمیانی زمانہ کا اللہ تعالےٰ نے سورۃ الاعراف میں خاصی تفصیل سے ذکر کیا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"اور ہم نے آل فرعون کو (مصیبت والے) سالوں اور پھلوں کی پیداوار کی کمی سے پکڑا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ پس جب ان پر خوشحالی کا زمانہ آتا تو وہ کہتے یہ تو ہمارا حق ہے اور اگر ان پر مصیبت کا زمانہ آتا تو اسے موسیٰؑ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست کا نتیجہ سمجھتے۔ خبردار ان کی نحوست کا سامان اللہ کے پاس محفوظ ہے (آیات ۱۳۱، ۱۳۲)

"اور آل فرعون کے لوگوں نے کہا جب بھی کوئی نشان تو ہمارے پاس لائیگا تاکہ تو اس کے ذریعہ ہم کو فریب دے تو ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے تب ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون بھیجا۔ یہ الگ الگ نشان تھے۔ تب بھی انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم بن گئے۔" (آیات ۱۳۳-۱۳۴)

"اور جب کبھی ان پر عذاب نازل ہوا تو وہ چلّا اٹھے کہ اے موسیٰ اپنے رب کو وہ تمام وعدے یاد دلا کر پکار جو اس نے تجھ سے کئے ہیں اگر تو نے ہم سے عذاب دور کر دیا تو ہم تجھ پر ایمان لے آئیں گے۔ اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔ مگر جب ہم نے اس وقت تک کے لئے ان سے عذاب دُور کر دیا جو ان کے لئے مقدر تھا تو وہ فوراً ہی وعدہ خلافی کرنے لگ گئے۔ (آیات ۱۳۵-۱۳۶)

"پس ہم نے ان سے (ان کی شرارتوں کا) بدلہ لیا اور ان کو سمندر میں غرق کر دیا۔ کیونکہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے۔ اور ان سے غفلت برتتے تھے۔ اور ہم نے اس قوم کو جس کو ضعیف سمجھا جاتا تھا اس ملک کے مشرقی حصوں کا بھی اور مغربی حصوں کا بھی وارث بنا دیا جسے ہم نے برکت دی۔ اور تیرے رب کا بنی اسرائیل سے کیا گیا اچھے سے اچھا کلام (یعنی اچھے سے اچھا وعدہ) پورا ہو گیا اس لئے کہ انہوں نے مظالم پر صبر کیا اور فرعون اور اس کی قوم جو کچھ بنا رہے تھے۔ اور جو بلند عمارتیں کھڑی کر رہے تھے ان سب کو ہم نے توڑ دیا۔ (آیات ۱۳۷-۱۳۸)

(سورۃ الاعراف آیات ۱۳۱ تا ۱۳۸۔ ترجمہ ماخوذ از تفسیر صغیر)

فرعون اور اس کی قوم پر یہ تباہ کن عذاب صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے نہیں آیا کیونکہ محض انکار کی باز پرس اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں کرتا ہے بلکہ اس کی وجہ وہ انتہائی سنگین مظالم تھے جو فرعون اور اس کی قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ پر ایمان لانے والے بنی اسرائیل پر توڑے اور ڈھیل ملنے کے باوجود وہ ظلم ڈھانے سے باز نہیں آئے بلکہ اس ظالمانہ روش میں بڑھتے ہی چلے گئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو ظلم ہرگز پسند نہیں۔ وہ ظالموں کو اس دنیا میں ڈھیل تو دیتا ہے اور بسا اوقات لمبے عرصہ تک ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ ظلم سے باز نہ آئیں تو انہیں بے سزا نہیں چھوڑتا۔

ظلم تو خدا کو اس درجہ ناپسند ہے کہ اگر مومن اس کے مرتکب ہوں تو وہ انہیں بھی ضرور سزا دیتا ہے۔ اسی لئے اس نے مومنوں کو ظلم سے ہمیشہ باز رہنے کی بہت پُر اثر انداز میں تلقین فرمائی ہے اور خبردار فرمایا ہے کہ ایمان لانے کے نتیجہ میں صرف اس وقت تک ہی وہ امن میں رہیں گے جب تک وہ اپنے آپ کو ظلم کے ارتکاب سے بچائے رکھیں گے۔ یعنی اگر وہ ظلم پر اتر آئیں گے تو ان کے لئے امن کی ضمانت ساقط ہو جائے گی۔ یہی نہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو لاکھ ہدایت پر خیال کریں خدا کی نگاہ میں ہدایت یافتہ شمار نہیں ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ
اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

(الانعام آیت ۸۳)

ترجمہ:۔ جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے مخلوط نہیں کیا انہیں لوگوں کے لئے امن مقدر ہے اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ اگر مومن ظلم کا ارتکاب کریں تو وہ ہدایت سے محروم ہو جاتے ہیں ظلم انہیں ایمان کے مدعی ہونے کے باوجود ہدایت سے بے بہرہ و بے نصیب کر کے رکھ دیتا ہے۔

خدا تعالےٰ کی قدیم سنّت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ قاعدہ کی بات ہے اور خدا کی قدیم سے سنت چلی آتی ہے کہ جب وہ کسی قوم کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ یہ کام نہ کرنا تو اس قوم میں سے ایک گروہ خدا کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ کوئی قوم ایسی دکھاؤ کہ جس کو کہا گیا کہ تم یہ کام نہ کرنا اور اس نے نہ کیا ہو۔ خدا نے یہودیوں کو کہا کہ تحریف نہ کرو۔ انہوں نے تحریف کی۔" (ملفوظات دوم صفحہ ۲۶۵، ۲۶۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم البحر۔ قسط ۳

خشکی اور تری کی آویزش

(مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ایس سی۔ ربوہ)

سمندروں اور برِّاعظموں کے وجود میں آجانے کے بعد خشکی اور تری ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جدا جدا نہیں ہوئے۔ دونوں کی قُربت نے باہمی آویزش کا ایسا سلسلہ شروع کیا ہے جو ان کے ظہور کے وقت سے آج تک برابر چلا جا رہا ہے اور آئندہ بھی رہتی دُنیا تک جاری رہے گا۔

سمندر کا پانی جیسا کہ مشاہدہ کیا جاتا ہے ہر لحظہ اور ہر آن حرکت میں رہتا ہے بڑی بڑی موجیں میلوں میل تک ساحل پر چڑھ آتی اور خشکی کو کاٹتی چلی جاتی ہیں۔ جب یہ پانی واپس لوٹتا ہے تو اپنے ساتھ ریت، مٹی اور بہت سے معدنی اور نباتی مادوں کو بہا کر لے جاتا ہے۔ طوفانِ باد و باراں اور سمندری روئیں کٹاؤ کے اس عمل کو اور بھی زیادہ تیز اور نمایاں کر دیتی ہیں۔ سمندر کی طاقت کا اندازہ کرنے کے لئے اتنا بیان کر دینا کافی ہے کہ بعض دفعہ طوفانی لہریں ساحلی پشتوں کو توڑ کر سینکڑوں نہیں ہزاروں ٹن[1] وزنی کنکریٹ کے ٹکڑے تنکے کی طرح اُٹھا کر میلوں میل دُور خشکی پر پھینک دیتی ہیں اس کے علاوہ خشکی پر بہنے والے دریا بھی پتھروں کو توڑنے، نرم وادیوں کو کاٹنے، گھاٹیاں اور کھڈ بنانے اور حل پذیر مادوں کو سمندر میں پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کس قدر کٹاؤ دریاؤں کے ذریعہ واقع ہوتا ہے اس کا کچھ اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ دریائے مسی سپی (شمالی امریکہ) ساڑھے تین سال کے دوران ایک مکعب کلومیٹر (قریباً ¼ مکعب میل) ٹھوس مادہ خلیج میکسیکو میں ڈالتا ہے دریائے نیل اسی قدر مادہ بحیرۂ روم میں تیس سال کے عرصہ میں پھینکتا ہے۔ کم و بیش یہی حال دُنیا کے تمام دریاؤں کا ہے۔

سب ہی کچھ نہ کچھ مادہ مسلسل اور متواتر سمندر میں پھینکتے رہتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سمندر کی تہ اُبھرتی رہتی ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ہر سال صرف دریاؤں کے ذریعہ بارہ مکعب کلومیٹر (قریباً تین مکعب میل) ٹھوس مادہ سمندر میں گرتا ہے۔ یہ مادہ زیادہ تر ساحل کے قریب ہی جمع ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ خشکی سے بہت دُور سمندر کے وسطی علاقوں میں بھی پایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ سمندر کی گہرائیوں میں بھی بعض روئیں چلتی رہتی ہیں جو ساحلی علاقے کی گاد اور تہ نشین چٹانی مادوں کو اندر ہی اندر بہت دُور تک پہنچا دیتی ہیں۔

ریت، مٹی کے علاوہ جو حل پذیر مادے دریاؤں کے ذریعہ سمندر میں پہنچتے ہیں ان کی سالانہ مقدار کا اندازہ اٹھاسی کروڑ ٹن سے بھی زیادہ ہے ان میں خوردنی نمک کے علاوہ کیلشیم اور سلیکان کے مرکبات بڑی مقدار میں ہوتے ہیں۔ سمندر میں جو چھوٹے چھوٹے آبی پودے اور جانور پائے جاتے ہیں وہ حل شدہ کیلشیم اور سلیکان کو جذب کر کے ان سے اپنے ڈھانچے، ہڈیاں اور خول وغیرہ تیار کرتے ہیں۔ جب یہ پودے اور جانور مر جاتے ہیں تو یہ ڈھانچے اور خول نیچے گرنے لگتے ہیں ان کا ایک حصّہ تو راستہ میں ہی پھر پانی میں حل ہو جاتا ہے اور بقیہ تہ تک پہنچ کر جمع ہوتا رہتا ہے۔

گذشتہ دو ارب سال میں یعنی جب سے کہ سمندر بنے ہیں جو مادے خشکی پر سے کٹ کر سمندر میں گئے ہیں ان کی مقدار کا اندازہ اسّی سے نوّے کروڑ مکعب کلومیٹر (یعنی انیس سے بائیس کروڑ مکعب میل) کیا گیا ہے یہ مقدار موجودہ برّاعظموں کے حجم سے چھ گُنا زیادہ ہے۔ اگر اس قدر مادے کو سمندروں کے پیندے پر پھیلا دیا جائے تو سمندر کی تہ خشکی کے برابر اُونچی ہو جائے اور سمندر کا سارا پانی باہر نکل جائے۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں ہوتا اس لئے بظاہر یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ شاید یہ اندازہ مبالغہ آمیز ہے لیکن یہ مبالغہ نہیں حقیقت کے بہت قریب ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب سمندر کی تہ میں ابتداءً رسوبی مادے بیٹھنے لگے تو اس کا پیندا ضرور اُبھرا لیکن یہ اُبھار ایک حد پر آکر رُک گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین کے قشر کے نیچے جو مادہ ہے وہ پلاسٹک کی طرح نرم اور نیم ٹھوس حالت میں ہے۔ جب سمندر کے پیندے پر رسوبی مادوں کے اجتماع سے وزن بڑھ گیا تو سمندر کی تہ نیچے کو دھنس گئی اور خشکی اُوپر کو اُبھر گئی تاکہ توازن برقرار رہے۔

ان تہ نشین مادوں سے اگرچہ سارا سمندر نہ پہلے بھرا ہے اور نہ آئندہ بھرے گا لیکن یہ ضرور ہوتا ہے کہ ساحل کے قریب کے علاقے اُبھرتے رہتے ہیں اور نئی زمین نمودار ہو جاتی ہے۔ اس تغیّر کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سمندر پیچھے ہٹ جاتا ہے لیکن اس کے پانی کا کچھ حصّہ خشکی کے نشیبی خطّوں میں جمع ہو کر الگ جھیلیں پیدا کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ پانی خشک ہو جاتا ہے اور اس میں موجود نمک، کیچڑ، ریت اور چونے سے بنے ہوئے ڈھانچے اور خول وہیں رہ جاتے ہیں۔ وقت گذرنے کے ساتھ ان میں مزید تبدیلیاں ہوتی ہیں اور بالآخر یہ چیزیں چکنی مٹی، ریتلے پتھر، چونے کے پتھر، چاک اور سنگِ مرمر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان مادوں سے بنی ہوئی تہوں کو رسوبی چٹانیں کہتے ہیں۔ جب یہ تہیں سمندر سے اُبھر کر خشکی میں تبدیل ہو جاتی ہیں تو پھر سمندر کی لہریں، بارشیں اور دریا ان کو کاٹنا شروع کر دیتے ہیں اور اس طرح یہ دَور چلتا چلا جاتا ہے۔ کہیں زمین کٹ کر سمندر میں جا رہی ہوتی ہے اور کہیں سمندر میں سے نئی زمین اُبھر رہی ہوتی ہے۔

اِن تغیّرات کے کچھ نشانات آج تک محفوظ چلے آرہے ہیں۔ مثال کے طور پر اٹلی میں ایک جگہ کیلیبرین بیچ (CALABRIAN BEACH) کے نام سے بہت معروف ہے جو سطح سمندر سے اس وقت ۲۳۴ گز بلند ہے لیکن اس پر سمندر کی لہروں کے کٹاؤ کے اثرات ابھی نمایاں ہیں۔ یہی حال سسلی کے ایک قطعہ کا ہے جو اس وقت پانی کی سطح سے ۱۳۰ گز بلند ہے۔ ان کے علاوہ اور بیسیوں مقامات ہیں جن کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی زمانہ میں سمندر کا ایک حصّہ یا کنارا تھے لیکن اب ساحل سے دُور ہٹ گئے ہیں۔

جس طرح خشکی پر سمندر کے اثرات نظر آتے ہیں اسی طرح سمندر کے بعض حصوں میں ایسے نشانات موجود ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ یہ کسی زمانہ میں خشکی کا حصّہ تھا۔ انگلستان کے پاس بحیرۂ شمالی میں ایک جگہ ڈوگر بنک (DOGGAR BANK) ہے جو مچھلیوں کی بڑی عمدہ شکارگاہ ہے سینکڑوں جہاز وہاں پر سارا سال مچھلیاں پکڑنے میں مصروف رہتے ہیں۔ ماہی گیر مچھلیاں پکڑنے کے لئے جو جال سمندر میں پھینکتے ہیں ان میں کئی دفعہ پتھر کے دَور کے سادہ ظروف اور اوزار، خشکی کے جانوروں کی ہڈیاں، درختوں کے تنے اور ان کی جڑیں وغیرہ بھی آجاتی ہیں یہ چیزیں ظاہر کرتی ہیں کہ سمندر کا یہ حصّہ کسی زمانہ میں خشکی کا قطعہ تھا لیکن سمندر کی دست درازیوں کے باعث اب زیرِ آب ہے۔

سمندر کی خشکی پر یورش کا سب سے نمایاں ثبوت ڈنمارک کا مغربی ساحل ہے۔ جس جزیرہ نما پر ڈنمارک واقع ہے اس میں نمکین جھیلوں کا ایک سلسلہ مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوا ہے۔ ان جھیلوں کو نہروں کے ذریعہ ملا دیا گیا ہے اور اس طرح بحیرۂ شمالی اور بحیرۂ بالٹک ایک دوسرے سے مل گئے ہیں۔ اب سے قریباً دس ہزار سال قبل یہ جزیرہ نما زیادہ اُونچا تھا اور ان جھیلوں میں نمکین پانی کی بجائے میٹھا پانی ہوا کرتا تھا۔ پھر "اگر" نامی شہر میں ۱۶۹۹ء میں ایک گرجا تعمیر کیا گیا تھا جو سطح سمندر سے سات سو گز اُونچا تھا۔ ۱۸۵۸ء میں اِس گرجا کے

---

[1] ایک ٹن ۲۸ من کے برابر ہوتا ہے۔

کھنڈر سمندر کے نیچے چلے گئے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جگہ نیچی ہو رہی ہے اندازہ کیا گیا ہے کہ سمندر کا پانی پانچ گز سالانہ کی رفتار سے خشکی پر چڑھ رہا ہے۔ پانی کی اس یورش کو روکنے کے لئے وہاں کی حکومت نے طویل اور بلند پشتے تعمیر کئے ہیں۔ یہی حال ہالینڈ کا ہے وہاں بھی سمندر کی یورش بڑھ رہی ہے اور بند تعمیر کر کے پانی کو قابو میں رکھا گیا ہے۔

بحیرۂ شمالی میں ہی ہیلگولینڈ نامی ایک جرمن مقبوضہ جزیرہ ہے جو سمندر کے تباہ کُن اثرات کی ایک عمدہ مثال پیش کرتا ہے ۱۰۷۹ء میں اس جزیرہ کا رقبہ نو سو مربع کلومیٹر تھا جرمنی نے اس کی حفاظت کے بڑے سامان کئے تاہم سمندر کی یورش کو قابو میں نہ رکھا جا سکا اور اب اس کا رقبہ نصف مربع کلومیٹر سے بھی کم رہ گیا ہے۔ اس جزیرہ کی بلندی سطح سمندر سے ساٹھ میٹر (چھیاسٹھ گز) ہے۔

غرض خشکی اور تری میں مسلسل رسہ کشی جاری ہے۔ اگر زمین کا درمیانی حصہ پلاسٹک کی طرح نرم نہ ہوتا تو سمندر خشکی کو کبھی کا فنا کر چکا ہوتا لیکن حکیم مطلق نے ایسا انتظام کیا ہے کہ ہمیشہ توازن برقرار رہتا ہے۔ اگر ایک جگہ بظاہر تخریب نظر آتی ہے تو دوسری جگہ تعمیر بھی ساتھ ساتھ جاری ہے۔ سائنسدان اس امر پر متفق نظر آتے ہیں کہ سمندروں میں جس قدر پانی ابتداء میں تھا قریباً اتنا ہی پانی ان میں اب بھی موجود ہے اور اس کی مقدار میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی۔ اِس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب تک کائنات کا موجودہ نظام قائم ہے زمین کے پانی میں غرق ہو جانے کا کوئی خطرہ موجود نہیں اور نہ اِس امر کا اندیشہ ہے کہ چاند کی طرح زمین پانی سے خالی ہو کر بنجر ہو جائے گی۔ الّا ان یشاء اللہ۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یک روزہ تربیتی اجتماع اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد

مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد گاہے بگاہے اطفال الاحمدیہ کی تربیت کے لئے پروگراموں کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ مورخہ ۲۱ ستمبر بروز جمعۃ المبارک یک روزہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

انسانیت کی خدمت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مورخہ ۲۱ ستمبر کو صبح ۶ بجے سے ۷ بجے تک تمام حلقوں میں خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت صفائی کا اہتمام کیا گیا۔ تمام حلقوں میں خدام و اطفال نے اپنے گردونواح کی صفائی کی۔ گندگی کے ڈھیروں اور نالیوں میں چونا ڈالا گیا۔ مکھی مار دوائی کثرت سے تقسیم کی گئی۔ اِس پروگرام میں ۷۵ اطفال اور ۹۵ خدام نے شرکت کی۔

حاضری اطفال

صبح ۱/۲ ۷ تا ۸ بجے مسجد احمدیہ فضل میں تمام اطفال کی حاضری لگائی گئی۔ ۷۵ اطفال اور ۲۰ خدام شامل ہوئے

افتتاحی اجلاس

تلاوت کے بعد صدرِ اجلاس مکرم مولوی محمد دین صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ فیصل آباد نے دعا کرائی۔ عہد اور نظم کے بعد قائد مجلس مکرم میاں مبارک احمد صاحب نے تحریکات کیں۔ مکرم صدرِ اجلاس نے اپنے خطاب میں اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور ان کا مقام ان کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں پُر شفقت نصائح فرمائیں۔

علمی مقابلے

تلاوت، نظم، اذان اور بیت بازی کے مقابلوں میں اطفال نے کثرت سے حصہ لیا۔ مقابلۂ تقریر بعنوان "مسلم بچوں کے سنہری کارنامے" اور بعنوان "میں احمدی ہوں" ہوا۔

مقابلہ مضمون نویسی کا موضوع "حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام" تھا اِس میں ۵ اطفال نے حصہ لیا۔

انعامی مقابلہ دینی معلومات

ایک ماہ قبل اعلان کر دیا گیا تھا کہ "پیارے اسلام کی پیاری باتیں" اور "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں" کتابچوں سے انعامی تحریری مقابلہ منعقد ہو گا جس میں اوّل دوم اور سوم آنے والے اطفال کو بالترتیب ۲۰، ۱۵ اور ۱۰ روپے انعام دیا جائے گا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۵ اطفال نے اِس مقابلہ میں حصہ لیا اور درج ذیل اطفال نے نمایاں پوزیشن حاصل کی:۔

عزیز مکرم مبشر احمد بیگ صاحب	اوّل	۷۰/۱۰۰ نمبر
" " مبارک احمد صاحب	دوم	۹۷/۱۰۰
" " منیر احمد صاحب	سوم	۶۵/۱۰۰
" " عامر مسعود صاحب	خصوصی انعام	۶۱/۱۰۰

اِس مقابلہ کا کم از کم معیارِ کامیابی ۶۰/۱۰۰ رکھا گیا تھا۔

ورزشی مقابلے

سائیکل ریس:۔ ۳۵ اطفال نے معیار اوّل اور معیار دوم کے تحت سائیکل ریس میں حصہ لیا۔

دوڑ:۔ اِس مقابلہ میں ۵۴ اطفال نے شرکت کی۔

تین ٹانگ کی دوڑ:۔ اِس میں ۱۱۶ اطفال نے حصہ لیا۔

کُلُوا جَمِیعًا

پروگرام کے مطابق تمام اطفال اپنے اپنے گھروں سے اپنا اپنا کھانا ساتھ لائے تھے ساڑھے بارہ بجے تمام اطفال نے مل بیٹھ کر کھانا کھایا اور "تم باہم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ سے دو بھائی" کا نمونہ پیش کیا۔

ادائیگی نماز جمعہ

جمعہ کی نماز تمام اطفال نے مسجد فضل میں ادا کی۔ اس کے بعد خدام کے اجتماعی تربیتی اجلاس میں شرکت کی۔

مخلوقِ خدا کی ہمدردی کا جذبہ

پروگرام کے مطابق تمام حلقوں کے اطفال نے اپنے طور پر چندہ جمع کر کے جمعہ کی نماز کے بعد سول ہسپتال فیصل آباد میں تقریباً ۲۵۰ مریضوں میں پھل تقسیم کیا۔ تمام مریضوں کی عیادت کی گئی اور ان کی صحت و شفایابی کی دعائیں کی گئیں۔

اور اس طرح خدا کے فضل سے یہ یک روزہ اجتماع ۶ بجے صبح تا ۴ بجے شام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(ناظم اطفال دارالذکر فیصل آباد)

وصیت کرنے والی خواتین کے لئے اعلان

ہر خاتون وصیت کرتے وقت اپنے خاوند کا وصیت نمبر اور اس کی ماہوار آمد فارم پر ضرور تحریر فرمائے۔ خاوند موصی نہ ہونے کی صورت میں ماہوار آمد تحریر فرمائیں اور بیوہ ہونے کی صورت میں سرپرست کا وصیت نمبر اور ماہوار آمد تحریر فرمائے۔ عام وصایا امیر مقامی کے توسط سے ارسال کی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۱۲ سال پہلے - ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۷ء

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں یادگار اردو کانفرنس کا انعقاد

اردو زبان کی تاریخ میں ترقی کا ایک نیا سنگ میل - ملک کے اعلیٰ ترین اہل قلم اصحاب کی شرکت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے قائم شدہ تعلیمی ادارہ تعلیم الاسلام کالج قومی تحویل میں آنے سے پہلے ملک کے بہترین تعلیمی اداروں میں شمار ہوتا تھا۔ یہ کالج نہ صرف اپنی خالص تعلیمی سرگرمیوں اور بہترین نتائج کی بناء پر پورے ملک میں مشہور تھا بلکہ زائد از نصابی سرگرمیوں مثلاً کھیلوں اور ادبی و ثقافتی اور علمی مشاغل میں بھی اس کالج کا پورے ملک میں ڈنکا بج رہا تھا۔ اس سلسلے میں جہاں اس کالج نے ملک و ملت کی گراں مایہ خدمات انجام دیں وہاں اس کالج نے اپنے انتہائی محدود وسائل کے باوجود اردو زبان کی وہ اعلیٰ ترین خدمات انجام دیں جو اردو زبان کی ترقی میں ایک روشن اور درخشاں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اس سلسلے کی ایک اہم ترین خدمت کالج میں دو آل پاکستان اردو کانفرنسوں کا انعقاد ہے۔ اس سلسلے کی دوسری اردو کانفرنس آج سے بارہ سال قبل آج ہی کے دن ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوئی۔ اس میں مغربی پاکستان کی تین یونیورسٹیوں اور متعدد تعلیمی اداروں اور ادبی تنظیموں کے ۴۲ خصوصی نمائندے شریک ہوئے۔ خطبہ افتتاح کراچی یونیورسٹی کے اس وقت کے وائس چانسلر اور ملک کے ممتاز ماہر تعلیم جناب ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے دیا۔ اس کے علاوہ جن نامور اصحاب نے کانفرنس کے لئے خصوصی پیغامات بھیجے ان میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اے۔ آر کارنیلیس، صدر انجمن ترقی اردو پاکستان جناب اختر حسین سابق مینیجنگ ڈائرکٹر نیشنل بنک آف پاکستان جناب ممتاز حسین اور پنجاب یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر جناب پروفیسر حمید احمد خان شامل تھے۔

۵۰ پرمغز مقالات

اس کانفرنس کے لئے ملک کے کونے کونے سے آئے ہوئے نامور اہل قلم اور اہل علم اصحاب نے ۵۰ اہم موضوعات پر پرمغز تحقیقی مقالے تیار کئے جن میں سے ۴۳ مقالے دوران کانفرنس پڑھ کر سنائے گئے۔ اور باقی سات مقالے وقت کی کمی کی وجہ سے پڑھے نہ جا سکے۔ ان کو علیحدہ طور پر اشاعت کے لئے دے دیا گیا۔

اس کانفرنس میں دو اہم موضوعات پر مجالس مذاکرہ منعقد ہوئیں۔ ایک مذاکرے کا موضوع

"اردو میں سائنسی تدریس کی مشکلات اور ان کا حل"

تھا اور اس کی صدارت زرعی یونیورسٹی لائل پور کے وائس چانسلر ڈاکٹر ظفر علی ہاشمی نے کی۔ دوسرے مذاکرے کا موضوع

"جدید اردو شاعری کے رجحانات"

تھا۔ اس کی صدارت کے فرائض پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے صدر جناب سید وقار عظیم نے انجام دیئے۔ اس کانفرنس کا ایک اجلاس محسنین اردو کے تذکرہ کے لئے وقف تھا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحبؓ - حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ، علامہ نیاز فتح پوری اور مولانا صلاح الدین احمد کی خدمات اور کارناموں پر جاندار مقالے پڑھے گئے

اس کانفرنس میں مقالے پڑھنے والوں میں ملک کے چوٹی کے اہل قلم اور زبان اردو کے خصوصی ماہرین شامل تھے۔ اس کا اندازہ ذیل کی فہرست سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ مقالہ نگاروں کے اسمائے گرامی یہ تھے۔

سیدہ طلعت نقوی - ایئر کموڈور ظفر چوہدری (بعد ازاں ائیر مارشل ہوئے اور پاکستان کی فضائی افواج کے سربراہ بنے۔ ان کا مضمون سکواڈرن لیڈر امداد باقر رضوی نے پڑھا)۔ یعقوب احمد۔ سید عابد علی عابد شیخ محمد اسمٰعیل پانی پتی۔ طفیل احمد قریشی۔ ڈاکٹر نصیر احمد خان۔ ڈاکٹر سید نذیر احمد سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور (مندوب پنجاب یونیورسٹی)، ڈاکٹر محمد عبدالعظیم صدر شعبہ کیمیا گورنمنٹ کالج لاہور (مندوب پنجاب یونیورسٹی)، محمد حیات خان سیال میجر آفتاب حسن ناظم ادارہ تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی (مندوب کراچی یونیورسٹی)، ڈاکٹر اسد علی ادیب۔ علامہ لطیف انور۔ خاطر ہاشمی۔ اعجاز فاروقی۔ جیلانی کامران۔ غلام جیلانی اصغر۔ ڈاکٹر وزیر آغا۔ غلام حسین اظہر۔ عبدالسلام اختر سمیع اللہ قریشی۔ سید سجاد باقر رضوی۔ عبدالرشید اشک۔ عبدالرشید تبسم۔ ثاقب زیروی۔ نسیم سیفی۔ آغا محمد باقر۔ مسعود احمد خان دہلوی اور ڈاکٹر فرمان فتح پوری۔

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۳۶)

پہلی اردو کانفرنس

اس موقعہ پر یہ ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا کہ اس سلسلے کی پہلی اردو کانفرنس ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں منعقد ہوئی تھی جس میں ۲۵ کے قریب نامور ادباء و شعراء اور مختلف کالجوں کے ۲۵ کے قریب مندوبین شامل ہوئے۔ پہلی کانفرنس کا انعقاد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)، پرنسپل کالج ہذا کے پاکیزہ اور نفیس ادبی ذوق کا آئینہ دار تھا۔ پہلی کانفرنس کا انعقاد مکرم پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد صدر شعبہ اردو اور پروفیسر ناصر احمد صاحب پروازی معتمد مجلس استقبالیہ اور ان کے دیگر رفقاء کی محنتوں کا نتیجہ تھی۔

کانفرنس کا خطبہ استقبالیہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے پڑھا آپ نے فرمایا:-

"اس کانفرنس کے مقاصد خالص تعمیری اور مثبت ہیں۔ ہم اردو کا معیار تخریب کی منفی اقدار پہ استوار نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارے نزدیک سلبی انداز فکر ذہنی افلاس کی علامت ہے۔ زندہ قوموں کی ہزار پہلو ضروریات اپنے اپنے مقام اور محل پر سب کی سب اہم اور ناقابل تردید حیثیت کی حامل ہوا کرتی ہیں لیکن ہمارا موقف یہ ہے کہ ان جملہ قومی تقاضوں کو ضروری خیال کرتے ہوئے بھی میزان عدل کا توازن برقرار رکھا جا سکتا ہے اور اردو کو وہ ارفع مقام دیا جا سکتا ہے جو اس کا واجبی حق ہے......

اس جگہ اس امر کا اظہار بھی غیر مناسب نہ ہوگا کہ اردو کے ساتھ جماعت احمدیہ کا ایک پائیدار اور روحانی رشتہ بھی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی اکثر تصانیف اردو ہی میں ہیں اسلئے اردو زبان عربی کے بعد ہماری محبوب ترین زبان ہے۔ اسلئے ساری دنیا میں جہاں جہاں احمدیہ مشن یا احمدی مسلمان موجود ہیں وہاں اردو سیکھی اور بولی جا رہی ہے زبان اردو کی یہ ٹھوس اور خاموش خدمت ہے جو جماعت احمدیہ دنیا کے گوشے گوشے میں کر رہی ہے۔ اردو ہماری مذہبی زبان ہے۔ یہ ہماری قومی زبان ہے۔ یہ ہماری آئندہ نسلوں کی زبان ہے یہ وہ قیمتی متاع ہے جو ہمیں ہمارے اسلاف سے ورثہ میں ملی ہے اسے اس قابل بنایئے کہ ہماری آئندہ نسلیں اس ورثہ کو سرمایہ افتخار تصور کریں اور اس پر بجا طور پر ناز کر سکیں۔"

(تاریخ احمدیت جلد دہم صفحہ ۱۳۲)

ڈاکٹر وزیر آغا کا خطبہ افتتاح

اس کانفرنس کی ایک اور یادگار چیز جناب ڈاکٹر وزیر آغا کا فاضلانہ خطبہ افتتاح تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ

"اردو زبان کی ترویج کے سلسلہ میں جو تحریکات وجود میں آئیں وہ عام طور پر لاہور اور کراچی ایسے مراکز ہی سے وابستہ ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج نے اس جمود کو توڑا ہے..... مجھے یقین ہے کہ آپ نے جو مبارک قدم اٹھایا ہے اس کی ملک کے طول و عرض میں عام طور پر تقلید ہوگی اور ہم اردو زبان کو ملک کے دور دراز گوشوں تک پہنچا سکیں گے۔ آپ کی یہ اردو کانفرنس اسلئے بھی اہم ہے کہ اس کے پس پشت اردو زبان کیلئے بے پناہ محبت کے سوا کوئی اور جذبہ موجزن نہیں۔"

(مرتبہ: یوسف سہیل شوق ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۱۹۷۹ء

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم منعقدہ جون ۱۹۷۹ء کا نتیجہ زعماء انصار اللہ کو بھجوا دیا گیا ہے۔ اس سہ ماہی میں مکرم مرزا البشیر احمد صاحب آف لنگر یال مجلس راولپنڈی اوّل اور مکرم ولی محمد صاحب زعیم انصار اللہ بصیر پور دوم قرار دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نمایاں کامیابی انہیں مبارک کرے۔ آمین۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

امتیازی نتیجہ سالانہ مرکزی امتحانات اطفال الاحمدیہ

امسال سالانہ مرکزی امتحانات اطفال الاحمدیہ میں کل ۳۱۰۰ اطفال نے شرکت کی۔ نتیجہ ۷۲ فی صد رہا۔

امتیازی نتیجہ ستارہ اطفال

اوّل:۔ سعادت احمد ولد حمید احمد بٹ۔ بشیر آباد ضلع حیدرآباد۔ حاصل کردہ نمبر ۹۸/۱۰۰
دوم:۔ محمد محمود ولد محمد طفیل صاحب۔ ساہیوال ” ۹۶/۱۰۰
سوئم:۔ محمد یسین ولد غلام محمد صاحب۔ سیالکوٹ ۹۶½/۱۰۰

امتیازی نتیجہ ہلال اطفال

طارق بشیر ناصر ولد بشیر احمد صاحب شمس۔ دار الرحمت وسطی ربوہ ۹۷/۱۰۰ اوّل
عبدالواسع عابد ولد محمد عبداللہ صاحب بھابھڑہ ضلع سرگودھا ۹۶/۱۰۰ دوم
محمد احسن ثاقب ولد چوہدری ماسٹر محمد انور صاحب فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ ۹۵½/۱۰۰ سوم
مرزا نصیر احمد ولد مرزا خورشید احمد صاحب حلقہ مسجد مبارک ربوہ ۹۵½/۱۰۰ ”

قمر اطفال

فیاض محمود قمر ولد فیض محمد صاحب ڈیرہ غازی خاں ۹۸/۱۰۰ اوّل
رفیع احمد ولد ڈاکٹر محسن احمد صاحب۔ سوسائٹی کراچی ۹۷/۱۰۰ دوئم
لقمان محمد بلوچ ولد خان محمد صاحب ڈیرہ غازی خاں ۹۷/۱۰۰ ”
احمد جمال ولد چوہدری عبدالماجد صاحب سوسائٹی کراچی ۹۵/۱۰۰ سوم

بدر اطفال

رفیق احمد ناصر ولد رشید احمد جاوید صاحب۔ چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا ۹۹/۱۰۰ اوّل
حارث احمد ولد ڈاکٹر محسن احمد صاحب۔ سوسائٹی کراچی ۹۵½/۱۰۰ دوئم
فیاض محمود قمر ولد فیض محمد صاحب۔ ڈیرہ غازی خاں ۹۲/۱۰۰ سوئم

بدر اطفال میں اوّل۔ دوم۔ سوم آنے والوں کو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر نقد انعامات دیئے جائیں گے۔ خدا تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعلان برائے لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کو ایجنڈا شوریٰ پروگرام اجتماع و ہدایات بھجوا دیا گیا ہے۔ صدر صاحبات و دیگر عہدہ داران جن ممبرات کو بطور نمائندہ بھجوائیں ان سے مشورہ کر کے انہیں بھجوایا جائے۔ نیز جن لجنات کو ایجنڈا وصول نہیں ہوا وہ مرکز میں اطلاع بھجوائیں تاکہ انہیں دوبارہ بھجوایا جا سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا خاکسار کے بائیں کان میں چند دنوں سے تکلیف ہے۔ بعض دفعہ کان بند ہو جاتا ہے۔ اور بہت کم سنائی دیتا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین۔

(ملک بشیر احمد اعوان۔ سپیکر ثانی وقف جدید مکان ۱۵/۵ دارالنصر غربی ربوہ)

نادہندہ لجنات اماء اللہ

ذیل میں ان لجنات کے نام درج کئے جا رہے ہیں جن کی طرف سے دورانِ سال لجنہ اماء اللہ کی ممبری کا ایک پیسہ چندہ وصول نہیں ہوا۔ ان لجنات کی ممبرات، عہدہ داران کو توجہ دلاتی ہوں کہ ان کی عہدہ داران اپنا چندہ فوری بھجوائیں۔ اور خود بھی ایک نمائندہ اجتماع میں شرکت کریں۔ نیز ان دیہات یا قصبات کے پریذیڈنٹ جائزہ لے کر مطلع فرمائیں کہ آیا وہاں لجنہ ہے بھی یا نہیں، اور چندہ کیوں نہیں آیا۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ضلع ڈیرہ غازی خاں منڈرانی۔ کوٹ قیصرانی۔ راجن پور۔ بیٹ چین۔ چک ۳۲ شرقی N.B۔ چک ۱۶۷ N.B۔ چک ۴/۷ P۔ چک ۱۴۷/N.P

ضلع سکھر:۔ فضل عمر ماڈل فارم۔ احمد پور۔ گدو بیراج۔

ضلع بہاولنگر:۔ فورٹ عباس۔ چک ۳۲۷ مروٹ۔ چک ۹۳/6.R۔ چک ۱۶۵ مراد نہر ڈیولہ۔ چک ۱۶۶ مراد۔ چک ۱۶۹ R.L۔ چک ۱۲۔ چک ۳ 3.L۔ چک ۲۴۱۔ چک ۲۳۷۔ چک ۱۱۸۔ چک ۱۱۶۔ چک ۱۹۱۔ فقیر والی۔ چک ۱۶۸۔ چک ۱۶۳ مراد

ضلع بہاولپور:۔ چک ۱۴۳۔ احمد پور شرقیہ۔ اوچ شریف۔ چک ۱۹۲۔ چک ۲۳/D.N.P۔ سمہ سٹہ۔

ضلع خیرپور:۔ رانی پور۔ گوٹھ چوہدری غلام محمد۔ گوٹھ چوہدری علی محمد۔

ضلع میرپور:۔ خلیل پور۔

ضلع نواب شاہ:۔ رحیم آباد۔ کوٹ مولا بخش۔ گوٹھ احمد پور۔ شیراد پور۔ بھریا روڈ۔

ضلع لاڑکانہ:۔ موضع شریف منڈاں۔ گوٹھ بڈھائی۔

ضلع شیخوپورہ:۔ کوٹ رحمت خاں۔ بچیکی۔ بھینی شرقپور۔ سرائے۔ سید والا۔ کلسیاں۔ شاہ کوٹ۔ چک ۲۹ ریڑھ۔ چک ۴۳ دھاروالی۔ جھینگڑ حاکم والا۔ پھلے والی۔ داربرٹن میراں۔ خانقاہ ڈوگراں۔

ضلع جہلم:۔ کلر کہار۔ پنڈ دادنخاں۔ چک جمال۔ کوٹ رہال راں۔ ڈنڈوت۔ کھیوڑہ۔

ضلع لاہور:۔ ہڈیارہ۔ حاجی گڑوکے۔ جاہمن۔ رکھ شیخ کوٹ۔ منڈی رائے ونڈ۔ چونیاں

ضلع راولپنڈی:۔ بنگیال۔

ضلع میانوالی:۔ لیاقت آباد۔ داؤد خیل۔ کندیاں۔ سکندر۔ بھکر۔ چک ۱۵ ڈی بی۔

ضلع مظفرگڑھ:۔ لیہ۔ چک ۱۷۰ ٹی ایل۔ ۲۱۔ چک ۳۷۵/T.D.A، چک ۹۳/T.D.A، چک ۳۶۸/T.D.A، چک ۱۵۹/T.D.A۔ چک ۴۰۔ چک ۴۳/T.D.A۔ جتوئی۔ کوٹ رحم شاہ۔

اٹک سٹی:۔ کسراں۔ چک ۱۴۷۔ پچنند۔

ضلع کوہاٹ:۔ **ضلع پشاور:۔** درہ شیر خاں۔ امان گڑھ

ضلع مردان:۔ ٹوپی۔ **ضلع حیدرآباد:۔** گوٹھ سلطان احمد۔ گوٹھ احمدیہ۔ سنجر چانگ۔ نواز آباد فارم۔ **ضلع ہزارہ:۔** حویلیاں۔ مانسہرہ۔ داتہ۔ بالاکوٹ۔

سٹیج ٹکٹ زنانہ جلسہ گاہ

جلسہ گاہ زنانہ کی سٹیج ایک محدود جگہ ہوتی ہے۔ اس لئے ٹکٹ سٹیج ہر ایک کو نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے بہنیں سٹیج کے ٹکٹ کے لئے بے وجہ تنگ نہ کریں۔ اور جو مستحق ہوں وہی ٹکٹ مانگیں۔ ٹکٹ خود لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی صدر صاحبہ سے حاصل کریں۔ کوشش کریں کہ ۲۵ دسمبر کی رات تک لے لیں۔ ورنہ جلسہ شروع ہو جانے پر ٹکٹ کسی صورت میں نہیں دیا جائے گا۔ ٹکٹ مندرجہ ذیل خواتین کو دیا جائے گا۔

۱۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین۔ (۲) لجنات کی صرف صدر صاحبات۔
۳۔ امراء اضلاع کی بیویاں (۴) صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
۵۔ صدر انجمن احمدیہ کے ناظروں اور وکلاء تحریک جدید کی بیویاں۔

جو خواتین سٹیج ٹکٹ کے لئے درخواست بھجوائیں وہ مہربانی کر کے وہاں کی صدر صاحبہ کی تصدیق سے بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۷۵

میں امۃ النصیر نزہت زوجہ محمد سعید اختر صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع فیصل آباد۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۸ تولے مالیتی ۸۰۰۰ روپے
حق مہر وصول شدہ ۲۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالات میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت میری مبلغ ۵ روپے ماہوار آمد بصورت ثواب ادا کرونگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ النصیر نزہت زوجہ سعید اختر صاحب ۱۳۹ سمن آباد فیصل آباد۔
گواہ شد۔ محمد سعید اختر پریذیڈنٹ حلقہ سمن آباد فیصل آباد
گواہ شد۔ بشیر احمد سیکرٹری مال حلقہ سمن آباد فیصل آباد

مسل نمبر ۲۴۲۷۶

میں فضل المنان ولد فضل القادر صاحب قوم گوجر پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۷ گ ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۷/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ فضل المنان احمد ولد چوہدری فضل القادر صاحب چک ۱۴/۷ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد۔
گواہ شد۔ چوہدری فضل القادر والد موصی
گواہ شد۔ چوہدری عطاء اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد

مسل نمبر ۲۴۲۷۷

میں سید کرم شاہ ولد سید فتح علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ کاروبار عمر ۷۹ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن تلونڈی راہ والی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک عدد مکان پختہ مالیتی ۵۰،۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت میری مبلغ ۴۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ سید کرم شاہ موضع راہ والی محلہ گڑھی شاہو ڈاکخانہ خاص تحصیل ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد۔ محمد یونس خالد ولد فضل محمد خان صدر جماعت احمدیہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد۔ عبدالستار خادم ولد عبدالکریم کوائم ۳۳ ای (ڈی۔ اے) سیکشن لاہور

مسل نمبر ۲۴۲۷۸

میں حمید اللہ باجوہ ولد برکت اللہ صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ حمید اللہ باجوہ ۹/۱۸ کوٹھی میاں عبدالرحیم احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ
گواہ شد۔ صوفی نذیر احمد ولد میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم وصیت ۱۰۰۹۱ دارالصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد۔ محمد حنیف سیکرٹری تحریک جدید دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۴۲۷۹

میں ملک حبیب احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۴ گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

العبد۔ ملک حبیب احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب ۲۴ گنج مغلپورہ لاہور
گواہ شد۔ ملک مظفر احمد صدر موصیان جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور
گواہ شد۔ میاں عبدالحکیم نائب صدر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

مسل نمبر ۲۴۲۸۰

میں یاسمین حبیب زوجہ ملک حبیب احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ۹ تولہ مالیتی ۹۹۰۰/- روپے
حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۷۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ یاسمین حبیب اہلیہ ملک حبیب احمد صاحب ۲۴ گنج مغلپورہ لاہور
گواہ شد۔ ملک مظفر احمد صدر موصیان جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور
گواہ شد۔ ملک حبیب احمد خاوند موصیہ

مسجد فضل لندن میں ایک سادہ مگر باوقار تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور جنرل عبد العلی ملک صاحب کے اعزاز میں ظہرانہ

لندن۔ فضل عمر ہسپتال کے چیف میڈیکل آفیسر محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد اور معرکہ سیالکوٹ کے مشہور ہیرو لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبد العلی ملک صاحب کے اعزاز میں ۹؍ستمبر ۱۹۷۹ء کو جماعت احمدیہ انگلستان کی مجلس عاملہ کی طرف سے ایک عصرانے کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں دیگر ارکان کے علاوہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی شرکت کی۔ اس سادہ تقریب کا انعقاد مسجد فضل لندن میں کیا گیا۔ لندن میں مقیم مبلغ اسلام مکرم مبارک احمد ساقی صاحب نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی نے معزز مہمانوں کا تعارف کروایا اور انہیں خوش آمدید کہا۔ مکرم جنرل عبد العلی صاحب ملک کسی اچانک مجبوری کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے چنانچہ ایڈریس کا جواب محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے دیا۔ اور جماعت احمدیہ انگلستان کے محبت بھرے جذبات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی بیش از بیش روحانی ترقیات کے لئے دعا کی۔

آخر میں احمدیہ مسلم مشن برطانیہ کے مشنری انچارج مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے خاص طور پر معزز مہمان کی اس نیک عادت کو سراہا کہ وہ ہر بات کا رُخ روحانیت کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ اخیر میں محمد شریف صاحب اشرف نے مکرم جنرل عبد العلی صاحب ملک کی نظم "اصحاب فیل" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور اس کے بعد یہ تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کے فرسٹ ایئر کے طالب علم مکرم عبد الحی صاحب کا دل کے والوز MITERILSTENOSIS (VALVES) کا آپریشن جناح پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل سنٹر میں کامیابی سے انجام پایا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ہمارے طالب علم بھائی کی جلد از جلد صحتیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

(احسان اللہ ہاشمی جنرل سیکرٹری احمدیہ میڈیکل سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن فیصل آباد)

۲۔ مکرم میاں محمد ریاض صاحب قمر ایڈووکیٹ حافظ آباد کے والد محترم چوہدری شاہ محمد صاحب لمبے عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔

(ناصر احمد قمر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم بہاولنگر)

۳۔ مکرم چوہدری صفدر علی صاحب ڈپٹی جنرل مینجر سٹیٹ لائف کارپوریشن جو کہ دل کا دَورہ پڑنے سے علیل تھے اب کراچی سے لاہور واپس آگئے ہیں۔ ان کی صحت آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی ہے احباب دعائیں جاری رکھیں۔

۴۔ خاکسار کو گردہ میں پتھری کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ درویشانِ قادیان اور دیگر احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد از جلد شفاء عطا فرمائے۔ (مشتاق احمد کریانہ سٹور مین بازار وزیر آباد)

۵۔ خاکسار کے اباجان مکرم مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت مرزا محمود بیگ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام گزشتہ ایک ماہ سے عارضہ قلب کی وجہ سے تیسری بار لیاقت میڈیکل کالج ہسپتال سٹی برانچ میں داخل ہیں۔ کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

نیز خاکسار کے ایک امتحان کا نتیجہ آنے والا ہے اور ایک امتحان ہونے والا ہے۔ ہر دو میں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مرزا مظفر احمد ایم اے، ایل ایل بی۔ سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد سندھ)

۶۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ کوٹ عبد المالک شیخوپورہ سے تحریر فرماتی ہیں کہ "میرے بھائی جان صابر صاحب کا تبادلہ ہو گیا ہے۔ اس خوشی میں یکصد روپیہ برائے تعمیر مساجد ارسال ہے۔" قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ تبادلہ ان کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرماوے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

نظامِ وصیّت

کے بارے میں

نہایت ضروری اعلان

احباب جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے قائم کردہ "نظامِ وصیّت" میں وصیت سے ہرگز ہرگز وہ وصیت مراد نہیں ہے جو وصیّت ہوتی ہی بیماری میں ہے یا موت کے آثار ظاہر ہونے پر کی جاتی ہے اور جس کا ذکر قرآن کریم سورۃ البقرہ آیت ۱۸۱ میں ہے۔

ہمارے "نظامِ وصیّت" میں مرض الموت کی وصیّت قبول نہیں کی جاتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین صدقہ یعنی صدق اور اخلاص پر مبنی بہترین مالی قربانی وہ ہے جو تم اس وقت پیش کرو جبکہ تم تندرست ہو۔ اُس مال کی تمہیں خود ضرورت ہو جس کے استعمال سے تمہیں مالی خوشحالی کی امید ہو اور جس کی کمی سے تنگدستی کا اندیشہ ہو۔ (حدیث نبوی)

ہمارے "نظامِ وصیّت" میں وصیت اسی قسم کی اعلیٰ درجے کی مالی قربانی ہے اور یہ نظامِ وصیّت جماعت احمدیہ کے "صادق۔ کامل الایمان ...... اعلیٰ درجے کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسروں سے ممتاز" (منقول از رسالہ الوصیت)۔ قربانی کرنے والے، تقویٰ شعار اور مخلص مجاہدین کو جمع کرنے کے لئے ہے۔

پس اگر کوئی وصیّت کنندہ بیماری کی حالت میں وصیّت لکھے تو اس کی اطلاع مرکز کو دینا امراء کرام / صدر صاحبان جماعت اور سیکرٹریان وصایا بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے۔ جس میں ہرگز کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانت و امانت میں منفرد ادارہ

علی اسٹیٹس

فون نمبر ۶۶۴

پراپرٹی ڈیلرز

سکنی و زرعی زمین۔ مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

آپ کا خادم شیخ عبد الخالق۔ کالج روڈ۔ چوک اقصیٰ ربوہ

خوشخبری!

کوٹھی۔ مکان۔ پلاٹ اور زرعی زمین کی خرید و فروخت کے لیے آپ کا مخلص معاون ادارہ

ایس اسٹیٹس اقصیٰ روڈ گولبازار ربوہ

فون نمبر ۵۰۷ رہائش

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴